ماڈیول نمبر				سبق نمبر22: ساحر لدھیانوی		
		زبان کی مہارتیں				
سبق نمبر	سبق کا نام	سننا بولنا	پڑھنا	لکھنا	اصناف قواعد اسلوب	سرگرمیاں عملی کام
22	محمد علوی (غزل)	نئے الفاظ اور محاوروں کا گفتگومیں استعمال	غزل	سوالات کے جوابات	شاعری کی صنف غزل سہل ممتنع	محمد علوی کی شاعری کا مطالعہ کرنا

شاعر کا تعارف:

محمد علوی کی پیدائش گجرات کے صنعتی شہر احمدآباد میں 10 اپریل 1927 کو ہوئی. وہ ایک مذہبی ثقافتی روایات کے پاسدار خاندان سے تھے. اس کا اثر ان کی شاعری میں نظر آتا ہے. انہوں نے شعریات کی ہر صنف میں اپنی شاعری کا لوہا منوایا۔ 1960 کے بعد جدید شعراء میں اپنے خاص لب و لہجے کے انداز بیان میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔

ان کی شاعری میں ذاتی حالات و احساسات کے ساتھ فطرت، گھر، سماج، تہذیبی، ثقافتی، مذہبی روایات کے ذکر کے علاوہ ایک بہت بڑا سرمایا ماضی کی یادوں پر مشتمل ہے۔ ان کی شاعری میں وہ الفاظ کثرت سے ملیں گے جو کبھی ماضی میں رائج تھے مگر آج عنقا ہیں۔ ان کے چار مجموعے شائع ہو چکے ہیں: خالی مکان، آخری دن کی تلاش، تیسری کتاب، اور آسمان۔

ان کے ساتھ ہی کلیات شاعری 'رات ادھر ادھر روشن' بھی منظر عام پر آ چکی ہے۔ ان کو ہندوستانی ادب کے سب سے بڑے ایوارڈ ساہتیہ اکیڈمی ایوارڈ سے بھی سرفراز کیا جا چکا ہے۔

محمد علوی کی شاعری کی خاصیت یہی ہے کہ انہوں نے نازک الفاظ کو اپنے شعری ہنر سے وہ حسن بخشا ہے کہ اس میں لطافت، مسرت اور تازگی کا ایک انوکھا احساس ہوتا ہے۔ محمد علوی کی شاعری سہل ممتنع سے عبارت ہے:

باتیں کہی کہی سی ہیں
پھر بھی نئی نئی سی ہیں

اس سبق میں آپ ان کی جس غزل کا مطالعہ کریں گے اس میں زبان و بیان کی شاعرانہ خصوصیات سے لطف اندوز ہونگے۔

غزل کے متن کی تشریح:

یہ غزل اصل میں شاعر کی اپنے بچپن کی قصباتی زندگی جو وہ اپنے گاؤں میں گزار چکا ان یادوں پر مبنی ہے۔ کیوں کہ اب وہ بڑا ہو کر شہر کی مصروف اور تیز رفتار زندگی گزار رہا ہے، جہاں نہ سکون ہے نہ چین۔ جہاں گاؤں کی وہ پرسکون فطرت کے نظاروں اور مسرت بھری زندگی کا دور دور

تک پتہ نہیں ہے۔ اس غزل میں چھ اشعار ہیں۔

* پہلے شعر میں شاعر اپنے بچپن میں اپنے گھر کے دروازے کی ڈیوڑھی میں لٹکے طوطے کے پنجرہ کا تصور کرتا ہے کہ شاید گاؤں میں اب بھی ایسا ہوگا طوطے کا پنجرہ دروازے میں لٹکا ہوگا۔ شاید گھر میں اب بھی میری ماں بہن یا کوئی رشتہ دار جھوٹے برتن دھوتی ہوگی۔ جو یہاں اس شہر میں دیکھنے کو نہیں ملتا۔

* دوسرے شعر میں بھی شاعر کی یادوں کا سلسلہ آگے بڑھتا ہوا نظر آتا ہے۔ شاعر کے تصور میں یادوں کے قافلے منظر بہ منظر آرہے ہیں شاعر خود سے سوال کرتا ہے کہ شاید اب بھی تماشا دکھانے والوں کے قافلے آتے ہیں۔ شاید اب بھی گاؤں میں کٹھ پتلیوں کے چوپال یا گھروں میں ناچ ہوتے ہوں گے شہر میں یہ سب کہاں۔

* تیسرے شعر میں یادوں کا محور پھر اپنا بچپن اسکول کی جانب ہو جاتا ہے اور اس کو اپنے اسکول کا زمانہ یاد آجاتا ہے جب وہ اسکول پہنچ کر گھر اور گھر والوں کی یاد میں روتا تھا شاید اب بھی اس کے بچپن کی طرح اس کے اسکول میں کوئی بچہ اس کی طرح روتا ہوگا۔

* چوتھے شعر میں شاعر کی یادیں ہرے بھرے جنگل کے منظر کی جانب ہوجاتی ہیں اور وہ حیرت میں خود سے سوال کرتا ہے جنگل ہرے بھرے پیڑوں سے بھرا پڑا ہے پھر بھی کوئی نہ کوئی نیا پیڑ بوتا ہوگا، شہر میں یہ کہاں یہاں تو شہر بسانے کے لیے لوگ مستقل پیڑ کاٹ رہے ہیں۔

* پانچویں شعر میں شاعر نے گاؤں کی تہذیب و روایات کا بڑے انوکھے انداز میں ذکر کیا ہے۔ قصباتی ماحول میں بزرگوں اور بڑوں کا کیا مرتبہ اور احترام ہوتا تھا یہ ایک مثال تھی۔ شہروں میں اس تہذیب کا دور دور تک پتہ نہیں ہے۔ اسی لیے گاؤں میں جب نئے گھر کی بنیاد رکھی جاتی تھی تب جو گھر کا بڑا بزرگ ہوتا تھا وہ پہلی اینٹ رکھتا تھا۔ شہر کی افراتفری کو دیکھ کر سوچتا ہے کہ پتہ نہیں گاؤں میں جو اب نئے گھر بنتے ہوں گے اس کی بنیاد کی پہلی اینٹ کون رکھتا ہوگا، کس نے رکھی ہوگی۔ نئی فصل بونے کے لئے کھیت میں پہلے ہل کسی بڑے نے چلایا ہوگا یا کسی نوجوان نے۔

* آخری شعر جو غزل کا مقطع ہے جس میں شاعر کو شہر میں اپنی محرومی کا احساس ہے جہاں شہری زندگی بے ترتیب ہے رات کو دیر تک جاگنا اور صبح کو دیر سے اٹھنا۔ جہاں اسے کوئی اٹھانے والا نہ ڈانٹنے والا ہے۔ اس کے گاؤں کے گھر میں صبح جلدی ہو جاتی تھی وہ بچپنے میں سورج کے نکلنے تک سوتا رہتا تو اس کو اس کے والد والدہ یا کوئی بڑا یہ کہہ کر اٹھاتا تھا ارے اٹھو دن چڑھ آیا بھلا بتاؤ کوئی اس وقت تک سوتا ہے کیا۔ یہ باتیں شاعر کو یاد آتی ہیں۔ اس پوری غزل میں شاعر کو شہری زندگی کی بے ترتیب مصروفیت میں اپنے گاؤں میں گزری بچپن کی یادیں آتی ہیں جن کو وہ بہت حسرت سے یاد کرتا ہے۔

خاص باتیں:

* محمد علوی جدید شاعری کے نمائندہ شاعروں میں سے ایک ہیں۔
* محمد علوی انسانی محسوسات کو کسی حوالے سے پیش کرتے ہیں۔ ان کی شاعری لب و لہجے کے منفرد انداز میں سہل ممتنع سے خصوصیت کی حامل ہے۔
* محمد علوی کی شاعری میں سماج کے عام

مسائل، حالات، دیہی و قصباتی تہذیب و روایات اور رواجوں کا حوالہ عمومی طور پر ملتا ہے۔
* مشکل الفاظ سے گریز محمد علوی کی خصوصیت ہے۔
* محمد علوی میں ماضی اور دور جدید کا حسین سنگم ملتا ہے۔

سمجھنے کی باتیں:

محمد علوی جدید شاعری کے نمائندہ شاعر ہیں۔ ان کا کلام، نظم اور غزل دونوں اصناف پر مشتمل ہے۔ ان کی شاعری سہل ممتنع سے تعبیر اس وجہ سے ہے کہ انکی شاعری میں بیان کی سلاست، لفظ و بیان، پیرائیہ اظہار اور جواب عام فہم مانوس الفاظ کا استعمال ان کی شاعری میں اپنے مقصد کا بیانیہ پیش کردہ فضا اور ماحول سے مشابہت رکھنے والے الفاظ اور تراکیب اپنی ترسیل کے جملہ لوازمات سے مزین ہوتی ہے۔

غور کرنے کی باتیں:

* غزل میں محمد علوی نے دیہی زندگی کو پیش کیا ہے۔
* محمد علوی نے اپنے بچپن کی یادوں کے سہارے سے گاؤں اور شہری زندگی کو بیان کیا۔
* محمد علوی نے گاؤں کی زندگی میں استعمال ہونے والے محاوروں اور الفاظ کاخوبصورت استعمال کیا ہے۔
* محمد علوی نے اپنی غزل میں گاؤں کے رسم و رواج کا بھی ذکر کیا ہے۔
* محمد علوی کی یہ غزل سہل ممتنع کی خوبصورت مثال ہے۔

اپنی جانچ آپ کیجئے:

متن پر مبنی سوالات

صحیح جواب پر نشان لگائیں

* نوٹنکی کیا ہوتی ہے:

[ ] پانی کی ٹنکی
[ ] کھیل تماشا
[ ] نئ ٹنکی

* بچپن آنکھ میں گھوم گیا

[ ] کیوں کہ وہ بڑا تھا
[ ] کیونکہ بچہ دکھائی دیا
[ ] کیونکہ اپنا گاؤں یاد آگیا
[ ] شہر کی زندگی اچھی نہیں تھی

* پہلی اینٹ کا مطلب

[ ] مکان کی بنیاد
[ ] مکان بنانے کے لئے اینٹ
[ ] مکان کی بنیاد میں پہلی اینٹ

مختصر جواب والے سوال:

* مطلع اور مقطع میں فرق بتائیں۔
* اس غزل میں استعمال ہونے والے محاوروں کو لکھیں۔
* یہ غزل شاعر کی کیا کیفیت بیان کرتی ہے؟

طویل جواب والے سوال:

* غزل کی تشریح کرتے ہوئے محمد علوی کی شاعری کی خصوصیات لکھیں۔

****